سیرۃ النبی

ج ۲

(۷۸۶)

الحمد للہ ونعمہا المنن یصلی ویسلم علی نبیہ وآلہ

میلاد النبی ﷺ

ترجمۂ

مولود برزنجی

مترجمہ

مولانا مولوی محمد عبد الرحمن مفید وکیل پربھنی خطیب مومن آباد ضلع

حسب فرمائش

ابو تراب مولوی سید علی محمد صاحب میر منشی مال محکمہ اول تعلقدار ضلع پربھنی

باہتمام [illegible] حیدرآباد دکن [illegible] طبع ہوا

(۱۳۴۵ھ)

الحمد لله ونعمها المرتضی وصلی وسلم وبارک علیہ

میلاد النبی

ترجمہ

مولود برزنجی

مترجمہ

مولانا مولوی محمد عبدالرحمن مفید وکیل پربھنی خطیب مومن آباد ضلع بیڑ

حسب فرمایش

ابو تراب مولوی سید علی محمد رضا صاحب میر منشی مال محکمہ اول تعلقداری

ضلع پربھنی

کتب خانہ ... بازار حیدرآباد ... مطبع ... طبع ہوا

گذارش

اس سے پہلے مینے مولود دیبعی کا ترجمہ کیا تھا جو مختصر سمجھا گیا۔ شائقین تفصیل کی خاطر مولود شرف الانام کا ترجمہ کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی چونکہ مجموعہ مولود عربی میں مولود برزنجی بھی شامل ہے جو دیبعی اور شرف الانام سے زیادہ تفصیلی ہے اسلئے مینے اُردو دان شائقان مولود و تشنگان ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرابی کے لئے اُسکو بھی اُردو کا نظر فریب لباس پہنا دیا ہے اور اپنے دوست ابو تراب مولوی سید علی محمد صاحب میر منشی مال محکمۂ اول تعلقداری ضلع پربھنی کے شوق کو پورا کرنے کی اس طرح کوشش کی ہے کہ مجموعہ مولود عربی ترجمہ ہوکر مجموعہ مولود اُردو بن گیا ہے۔ ناظرین سے امیدوار ہوں کہ سہو و خطائے لفظی سے اور اُس تصرف سے بھی جو فہم مطالب اور محاورہ اُردو کی خوبی قائم رکھنے کے لئے خاکسار نے اختیار کیا ہے درگزر فرمائیں اور بارگاہ خداوندی سے ملتجی ہوں کہ اس ترجمہ کو مسلمانوں کے لئے ذریعہ خیر و برکت اور مترجم کے لئے ذخیرۂ آخرت فرمائے۔ آمین۔ فقط

عاصی پُر معاصی

محمد عبدالرحمن مفید وکیل پربھنی

وخطیب مومن آباد۔ ضلع بیڑ

یکم رجب المرجب ۱۳۴۵ھ

پربھنی (حیدرآباد دکن)



۳ ٠ ٦ ٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میلاد النبی ترجمہ مولود برزنجی

أَلْجَنَّةُ وَنَعِيْمُهَا سَعْدُ لِمَنْ يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ وَيُبَارِكُ عَلَيْهِ
عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلوٰةٍ وَّ تَسْلِيْمٍ

حمد و نعت اور عرض حال

بلند و برتر اسم ذات سے میں اپنی اس تحریر کو شروع کرتا ہوں اور اُس کی برکتوں کی کثرت میں جو میرے شامل حال ہیں اور مجھے بخشی گئی ہیں انتہائی اضافہ کا طالب ہوں اور حمد و ثنا میں رطب اللسان ہوتا ہوں ایسی تعریفوں کے ساتھ جس کے مشرب مبارک ذائقہ اور جس کے چشمے لذت خوشگوار رکھتے ہیں اور حق شناسی و شکر گزاری کی سانڈنی کو جو خلوص نیت اور نیکی کے ساز و سامان سے آراستہ ہے مضبوط و مستحکم گرفت کے ساتھ میدان عمل میں دوڑاتا ہوں اور اُس نور مقدس پر (جو سب سے اول اور سب پر مقدم ہونے کی صفت سے ممتاز ہے اور جو مبارک چہروں اور بزرگ پیشانیوں میں وقتاً فوقتاً چمکتا رہا ہے) درود و سلام بھیجتا ہوں اور خدائے برتر سے درخواست کرتا ہوں کہ پاک و برگزیدہ اہل بیت نبی کو کیا تھ اپنی خوشنودی و رضا کو خاص کرے اور صحابہ عظام و تابعین کرام اور انکے مخلص دوستوں کو بھی اپنے اس فیض عمیم سے سرفراز فرمائے اور میری یہ بھی نا چیز درخواست ہے کہ انکی برکت سے مجھے نمایاں اور روشن راستہ پر چلنے کی رہنمائی ہو اور لغزش قدم اور راہ خدا کی گمراہی سے محفوظ رہوں اور میلاد النبی کے قصے کی خوبصورت اور بہترین

نقش ونگار کی ہوئی چادریں دنیا پر بچھا دوں اور نسب شریف کے بیش بہا موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دوں جو کانوں کا بہترین زیور اور اُن کا خوشنما گوشوارہ بن جائے اور اس ارادہ کی تکمیل کے لئے برائیوں سے روکنے والی طاقت اور نیکیوں پر مائل کرنیوالی زبردست قوت کبریائی سے مدد و اعانت کا خواہاں ہوں کیونکہ سوائے اللہ کے کسی میں عمل صالح پر مائل کرنیکی طاقت اور برائیوں سے روکنے کی قوت نہیں ہے ۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوشبو سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

نسب شریف

سامعین گوش دل سے سنیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں کہ ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں (عبد المطلب کا نام شیبۃ الحمد تھا اسکی وجہ تسمیہ یہ کہی جاتی ہے کہ وہ جس وقت پیدا ہوئے انکے سر کے بال سفید تھے ایک روایت میں ہے کہ انکے سر کا درمیانی حصہ سفید تھا) ابن ہاشم (ان کا نام عمرو تھا) ابن قصی (ان کا نام مجمع تھا۔ یہ بلاد قضاعہ میں جو مکہ سے بہت دور تھا چلے گئے تھے جب وہاں سے خدائے برتر نے اُن کو حرم محترم میں واپس لایا تو انہوں نے ممنوعات الہیہ کے ارتکاب سے اہل مکہ کو روک دیا قصیہ کے معنی بعید کے ہیں۔ اسلئے لوگ اُن کو قصی پکارنے لگے) ابن کلاب (ان کا نام حکیم تھا یہ شکار کے بہت شایق تھے اسلئے کلاب کا لقب ملا) ابن مرہ ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر (ان کا نام قریش ہے اور عتبا قریش انہی سے منسوب ہے ان سے اوپر کی نسل کنانی کہلاتی ہے اکثر روایتوں میں اسی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ قریش اس مچھلی کو کہتے ہیں جو

تمام جانوران دریائی کو کھا جاتی ہے اور اس کو کوئی کھا نہیں سکتا۔ چونکہ فہر نہایت زبردست و باعظمت شخصیت رکھتے تھے قریش کہلائے) ابن مالک ابن النضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس (اور یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قربانی کے جانوروں کو حرم کی قربان گاہ میں لایا اور اُن کی پشت مبارک سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خدا کرنے اور لبیک پکارنے کی آواز سنی گئی جسکی وجہ سے اہل عرب ان کی بے انتہا عزت و عظمت کرتے تھے) ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان۔ یہ ایک لڑی ہے جس کے بیش بہا موتیوں کو سنت سنیہ واحادیث نبویہ کی مبارک انگلیوں نے پرویا ہے اور نسب مبارک کو سیدنا ابراہیم خلیل اللہ تک پہنچانے سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام باز رہے اور اس کو مناسب نہ جانا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نسب بیان کرتے تو معد بن عدنان سے تجاوز نہ فرماتے اور فرمایا کرتے کہ سلسلہ نسب کے بتانے والوں نے جھوٹ کہا یعنے عدنان کے آبا و اجداد کے جو نام بتائے ہیں وہ صحیح نہیں بتائے گئے اور ابن عباس یہ بھی کہتے تھے کہ عدنان سے حضرت اسمٰعیل تک تین پشتیں گزری ہیں جن کے نام بہ صحت معلوم نہیں صاحبان علم انساب کے نزدیک عدنان کے نسب کی انتہا سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ تک۔ ایک امر یقینی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی مطلق گنجایش نہیں ہے۔ کسقدر صاحب عظمت و شان ہیں عدنان جن کا سلسلہ نسب ایک شاندار سلک مروارید ہے جس میں نور بار و ضیا گستر روشن ستارے چمک رہے ہیں اور کیوں نہ ہو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم الشان لڑی کے منتخب گوہر شاہوار اور شاندار واسطۃ العقد بنے ہوئے ہیں اس نسب کو آپ کی عظمت شان و علو مرتبت کی خوبیوں نے اس انتہائی بلندی پر پہنچا دیا ہے

کہ برج جوزہ نے بھی اپنے ستاروں کو اس سلک میں منسلک کرکے طرۂ امتیاز حاصل کیا ہے
سبحان اللہ یہ مجد و شرف اور فخر و مباہات کی کیا خوشنما لڑی ہے جس میں دُرِ یتیم اور لولوئے مکنون
ذات مبارک نبی ہے۔ کسقدر بزرگ ہے یہ سلسلۂ نسب جسکو خدائے برتر نے جاہلیت کی بے راہیوں
سے پاک وصاف رکھا۔ زین عراقی نے اپنے رسالۂ مولود موسوم "مورد ہنی" میں کیا خوب کہا ہے۔

حَفِظَ الْإِلٰهُ كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ ۔۔۔ آبَاءَهُ الْأَمْجَادَ صَوْنًا لِاسْمِهِ
تَرَكُوا السِّفَاحَ فَلَمْ يُصِبْهُمْ عَارُهُ ۔۔۔ مِنْ آدَمٍ وَإِلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ

آبا و اجداد حضور عزیز الوجود بے مثل و عدیم النظیر سرداران قوم تھے جن کی روشن
پیشانیوں میں نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چمکتا تھا اور بالآخر سیدنا عبد المطلب اور ان کے فرزند
ارجمند سیدنا عبداللہ کی جبین پرتمکین سے نور محمدی کا چاند دنیا میں ظاہر ہوگیا صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

جب ارادۂ الہی ہوا کہ آپ کی حقیقت ستودہ ظاہر ہو اور آپ کے کمالات ظاہری
و باطنی و روحانیت وجسمانیت کے ترکیب یافتہ پیکر میں جلوہ گر ہوں تو اس رگ گردن سے
متصل اور عاجزوں کی درخواستوں کو قبول کرنے والی حقیقت غیب الغیب نے حقیقت محمدی
کے دُرِ یتیم کو آمنہ زہریہ کے صدف شکم میں منتقل فرمایا اور اس نیکبخت بی بی کو اس خصوصیت کا
شرف بخشا کہ اس کے برگزیدہ محبوب کی مادر مہربان بنے اور تمام آسمانوں اور زمینوں میں
منادی کرادی کہ یہ مقدس خاتون انوار ذاتیہ الہیہ کی حامل ہوگئی ہیں۔ تمام مشتاقانِ
جمالِ محمدی اس نسیم فیض و کرم کی دلکشائی سے فرحت و سرور سے مخمور ہوگئے اور ایک عرصہ
دراز تک خشک سالیوں کی برہنگی کی تکلیفیں اٹھانے کے بعد رو ئیدگیوں کے دیبائے سبز کے

نرم و نازک لباس میں زمین ملبوس کر دی گئی۔ پھلوں کی پختگی اپنی خوشنمائی و خوشبوئی سے قوت باصرہ اور قوت شامہ کو منور و معطر کرنے لگی اور درخت اُس کے بار سے جھک کر چنیوں کے خوشہ کے قریب ہو گئے۔ قریش کے چارپائے فصیح زبان عرب میں حمل مبارک کی کیفیت بیان کرنے لگے۔ بت منہ کے بل گر گئے۔ اور ادیان باطل کے تخت حکومت اوندھے ہو گئے۔ مشرق و مغرب کے چوپائے اور دریائی جانور خوشیاں منانے لگے تمام عالم جام سرور کی تیز نشہ سے مدہوش ہو گیا۔ اور آپ کے زمانہ مبارک کی سایہ گستری کے قرب سے جنات نے بشارت پائی کہانت ریزہ ریزہ ہو گئی۔ رہبانیت رعب میں آ گئی۔ ہر عالم باخبر اس خبر سے آپ کے حسن و جمال کی خوبیوں کا والہ و شیدا ہو گیا اور آپکی مادر مہربان کو سچے خواب دکھائی دینے لگے کہ تم بہترین مخلوقات اور سردار کائنات کی حامل ہو۔ جب وہ پیدا ہوں تو اُن کا نام نامی "محمد" رکھا جائے کہ وہ محمود والعاقبہ ہیں۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

جب بی بی آمنہ کو حاملہ ہو کر دو ماہ ہوئے تو حضرت کے والد عبداللہ مدینہ میں فوت ہو گئے۔ زمانہ وفات کی مدت میں مختلف روایتیں ہیں کسی نے کہا کہ آپ سات ماہ کے لڑکے تھے۔ کسی نے کہا کہ نو ماہ کے تھے، کسی نے کہا کہ اٹھائیس ماہ کے تھے" مگر مشہور قول یہی ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار کی وفات کے وقت حمل میں تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ عبداللہ اپنے قبیلہ بنی نجار کے ایک گروہ کے ساتھ تجارت کیلئے گئے ہوئے تھے۔ پلٹتے ہوئے قبیلہ بنی عدی میں اپنے والد کے ماموؤں سے ملنے گئے جو مدینہ میں رہتے تھے اور وہاں بیمار پڑ گئے وہ لوگ انکی تیمارداری کرتے رہے ایک ماہ کی علالت کے بعد اُن کا انتقال ہو گیا" ایک

روایت میں ہے کہ دارالتابعہ میں اور بدوسری روایت ہے کہ موضع ابواء میں دفن کئے گئے" بی بی آمنہ نے انکے غم میں مرثیہ بھی لکھا ہے۔

عَفَا جَانِبُ الْبَطْحَاءِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ — وَجَاوَرَ لَحْدًا خَارِجًا فِي الْغَمَاغِمِ

دَعَتْهُ الْمَنَايَا دَعْوَةً فَأَجَابَهَا — وَمَا تَرَكَتْ فِي النَّاسِ مِثْلَ ابْنِ هَاشِمٍ

عَشِيَّةَ رَاحُوا يَحْمِلُونَ سَرِيرَهُ — تَعَاوَرَهُ أَصْحَابُهُ فِي التَّزَاحُمِ

فَإِنْ تَكُ غَالَتْهُ الْمَنُونُ وَرَيْبُهَا — فَقَدْ كَانَ مِعْطَاءً كَثِيرُ التَّرَاحُمِ

بقول معتبر جب حمل کے نوماہ پورے ہوئے اور وہ وقت آگیا کہ آپ کے جسم لطیف سے دنیا منور ہو جائے۔ شب ولادت آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس بی بی آسیہ اور بی بی مریم اور چند بہشتی عورتیں آئیں۔ بی بی کو دردزہ شروع ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ ایک نور تھا جسکی روشنی چکا چوند کر رہی تھی اور ایک چہرہ تھا گویا کہ آفتاب اسی سے روشنی لے رہا ہے۔ آپ کے وجود سے رات روشن ہو گئی۔ شب ولادت ایسی مبارک رات تھی جسکا یوم مسعود دین الٰہی کے سرور اور زیادتی سے معمور تھا۔ وہ دن ایسا مبارک دن تھا جسمیں وہب کی بیٹی کو وہ فخر و مباہات حاصل ہوئی جو تمام دنیا کی عورتوں میں سے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ ہوگی۔ اور اس خوش نصیب بی بی نے اپنی قوم کے روبرو وہ نادر تحفہ پیش کیا جو مریم عذرا کے لائے ہوئے تحفہ سے بھی کہیں زیادہ بہتر و افضل تھا۔ یہ میلاد مبارک کفر و ضلالت کے ستارہ اقبال کے لئے وبال اور کافروں اور گمراہوں کے لئے وبا بنگیا۔ ہاتفان غیب کی بشارتیں پے در پے گوش زد خواص و عوام ہونے لگیں کہ برگزیدہ الٰہی محبوب کبریائی پیدا ہوئے۔ قلبی راحت ملی۔ خدا کی رحمت آگئی۔

آئمہ فن سیر و صاحبان روایت و درایت نے ذکر ولادت شریف کے وقت تعظیماً

کھڑے ہو جانے کو مستحسن فرمایا ہے۔ بھلائی ہی بھلائی ہے اس کے لیے جس نے آپ کی تعظیم کو اپنا منتہائے مقصد قرار دیا ہے اور کس قدر قابل عزت ہے وہ خاکساری اور افتادگی جو رسول کی عزت و توقیر کے لیے کی گئی ہو۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو زمین پر اپنے دونو مبارک ہاتھ رکھے ہوئے اور فرق اقدس کو آسمان بلند کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اس سے یہ اشارہ تھا کہ آپ کی بزرگی و برتری کا سکہ آسمانوں پر بھی جاری ہوگا اور آپکی رفعت منزلت تمام مخلوقات عالم پر ثابت ہوگی۔ بے شک آپ خدا کے ایسے پیارے دوست ہیں کہ آپ کی پاکیزہ عادتیں اور نیک خصلتیں سب کی سب اچھی ہیں بعد ولادت مبارک آپ کی والدہ نے عبد المطلب کو بلا بھیجا وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے یہ خوشخبری سنی تو دوڑتے ہوئے آپہنچے آپ کو دیکھا تو خوشی سے پھول گئے اور شاباش شاباش آپ کو کعبہ مقدس میں لیگئے اور باادب کھڑے ہو کر خلوص نیت و صدق دل سے دعائیں مانگنے اور خدا کی عنایت کا جو اُن کی آرزو و تمنا کے موافق اُن کو ملی تھی شکر ادا کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دست قدرت الٰہی سے ناف بُریدہ و ختنہ شدہ پاکیزہ و معطر پیدا ہوئے۔ دونو آنکھوں میں سرمۂ عنایت لگا ہوا تھا جسم پاک پر تیل ملا ہوا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپکے دادا نے کامل سات روز کے بعد آپ کی ختنہ کرائی اور اپنی قوم کو ولیمہ کا کھانا کھلایا۔ اور آپ کا اسم مبارک محمد رکھا اور آپ کی رہائش و آسایش کا اچھا انتظام کیا۔ ؎

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے   معطر ہو یارب مزار مبارک

آپ کی ولادت کے وقت غیب سے عجیب عجیب باتیں اور عادت کے خلاف امور بہ کثرت ظاہر ہوئے جس سے غرض وغایت یہ تھی کہ آپ کی نبوت کی بنیاد مضبوط و مستحکم ہو اور عام طور پر اس بات کا اعلان ہو جائے کہ آپ خدا کے برگزیدہ اور تمام عالم میں انتخاب ہیں آسمانوں کی حفاظت و نگرانی سخت کردی گئی۔ مردودانِ بارگاہ ربانی اور صاحبانِ فریب شیطانی روکے اور لوٹا دیئے گئے۔ آسمان کی بلندی پر چڑھنے والے ہر ایک مردود کو شہاب نے مار بھگایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے روشن تارے جھک آئے اور پستی و بلندی حرم محترم اُن کے نور سے چمک اُٹھی آپ کی ذات مبارک سے ایک ایسا نور نکلا جس سے شام کے مکانات اور قیصر اعظم کے محلوں پر اجالا پھیل گیا۔ جو لوگ مکہ کی وادیوں میں تھے انہوں نے بھی شام کے مکانات اور منازل دیکھ لئے۔ کسریٰ کا محل شق ہو گیا۔ جسکو نوشیروان نے بلند اور درست کر رکھا تھا اور اسکے چودہ اونچے کنگرے گر پڑے۔ ملک کسریٰ ٹکڑے ہو گیا اور جو ہیبت اس پر پڑی اسکی دہشت سے وہ اور اُسکے دشت و جبل کانپ اُٹھے۔ ممالک فارس میں جن آتشکدوں کی پرستش ہوتی تھی وہ بجھ گئے۔ کیونکہ آپکے چہرۂ مبارک کی روشنی پھیل رہی تھی اور وجود پاک کا بدر منیر اپنی پوری آب و تاب سے طالع ہو گیا تھا۔ بحیرہ ساوہ جو بلاد فارس میں قم اور ہمدان کے درمیان بہتا تھا اور دُور دُور کے لوگوں کی پرستش گاہ بنا ہوا تھا آفتاب جمال محمدی کی چمک سے خشک ہو گیا اور اسکے سوتے سوکھ گئے اور اُسکی شدید وسیال موجیں فنا ہو گئیں وادئ ساوہ پانی سے لبریز ہو گئی جو شام اور کوفہ کے درمیان ایک بے آب و گیاہ مقام تھا جسمیں اسکے قبل کبھی اتنا پانی بھی نہ تھا کہ کسی ایسے پیاسے کے منہ کو تر کر سکے جسکے حلق میں گوشت کا ٹکڑا پھنس گیا ہو اور اسکا دم گھٹ رہا ہو۔ آپ کا مقام ولادت ایک مشہور مقام ہے جو عراص نکلی کہلاتا ہے اور آپ کا مولد ایسا شہر ہے کہ جسکے درختوں کا قطع کرنا ناجائز اور اس

مبارک سرزمین کا گھاس نکالنا حرام ہے۔ علمائے فنِ سیر نے آپ کی ولادت کے سن اور دن اور مہینے میں بہت اختلاف کیا ہے۔ لیکن معتبر قول یہی ہے کہ آپ دوشنبہ کے دن ماہ ربیع الاول کی بارہویں کو عام الفیل میں پیدا ہوئے" عام الفیل اُس برس کو کہتے ہیں جس میں ابرہہ بادشاہ یمن نے ہاتھیوں کی فوج مکہ معظمہ کے انہدام کے لئے بھیجی تھی" خدائے برتر نے ہاتھیوں کے حملہ کو روک دیا اور اسکے شر سے حرم محترم کو بچا لیا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

کچھ دنوں آپ کی ماں نے آپ کو دودھ پلایا پھر ابولہب کی لونڈی ثویبہ اسلمیہ نے دودھ پلایا۔ اِسی لونڈی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری ابولہب کو دی تھی جسکی خوشی میں اُسنے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا یہ اپنے بیٹے مسروح کے ساتھ حضرت کو دودھ پلاتی تھی اسکے بعد ابی سلمہ مخزومی جو آپ سے بہت محبت رکھتی تھی دودھ پلانے لگی اور آپ کے پہلے اِس نے حضرت حمزہ رضؓ کو بھی دودھ پلایا تھا جو حمایت دین میں اپنے کارہائے نمایاں کی بابت بہت سراہے گئے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ثویبہ کو لباس وہدایا بھیجا کرتے تھے جو اُسکی مستحق تھی۔ آپ کا یہ سلوک اُس وقت تک جاری رہا کہ موت نے اسکو قبر میں پہنچا دیا اور اُسکے جثہ بزرگ کو تہ خاک چھپا دیا کہا جاتا ہے کہ ثویبہ اپنی قوم کے دین پر رہی جو جاہلیت کی ایک جماعت تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی مگر ابن مندہ نے ثابت کیا ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہوئی پھر آپ کو ایک عورت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا اسکی غربت و افلاس کے سبب ساری قوم نے اس کی خدمت رضاعت کو اپنے بچوں کے لیے پسند نہیں کیا تھا۔ مگر مصیبت و مشقت کے بعد شام ہونے سے پہلے اُس کی زندگی برکت تھری سے نہایت

آسودہ ہوگئی اور ہوتی سے زیادہ سفید و شفاف دودھ اسکی چھاتیوں میں بھر گیا اسکی دونوں چھاتیوں میں سے سیدھی چھاتی کا دودھ آپ نوش فرماتے اور دوسری چھاتی کا دودھ آپکے برادر رضاعی پیتے۔ حلیمہ لاغری اور حاجتمندی کے بعد فضل خدا سے غنی ہوگئی اسکی بوڑھی اونٹنی اور دبلی بکریاں قوی و توانا و فربہ اندام و تیز گام ہوگئیں حلیمہ کی تمام مصیبتیں اور سختیاں جاتی رہیں اور خیر و برکت نے اسکی خوشگوار زندگی کی چادر کو آسودگی کے نقش و نگار سے مزین کر دیا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یا رب مزارِ مبارک

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نشو و نما عنایت ربانیہ سے ایک روز میں اتنی ہوتی تھی جو کسی بچہ کی ایک مہینے میں ہو۔ آپ تین مہینے میں قیام فرمانے لگے اور پانچویں مہینے میں چلنے لگے اور نویں مہینے میں نہایت فصیح گفتگو کرنے لگے۔ اور آپ حلیمہ ہی کے پاس تھے کہ دو فرشتوں نے آپ کے سینہ مبارک کو شق کیا اور اس میں سے ایک خون کا لوتھڑا نکالا اور حظ شیطانی کو دور کیا اور آب خوشگوار سے دھویا اور حکمت و نکات ایمانی سے بھر دیا پھر ٹانکے دیدئیے اور نبوت کی مہر لگادی۔ آپ کا وزن کیا تو آپ کی بہترین اُمت کے ہزار بھی آپکے پاسنگ میں نہ آئے آپنے اپنے زمانۂ طفولیت میں کامل ترین صفات پر نشو و نما پائی پھر حلیمہ نے آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا اگرچہ وہ نہیں چاہتی تھی اور اُسکا دل تھوڑا تھوڑا ہوتا تھا مگر اس خوف سے کہ پھر کہیں ایسی مصیبت نہ آجائے جو اُس کو ایک دفعہ پریشان کر چکی ہے۔ مخدومہ برگزیدہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے زمانہ میں حلیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی۔ آپنے اُسکو بہت کچھ دیا اور جنگ حنین میں بھی آئی۔ آپ اسکی تعظیم

کیلئے کھڑے ہوگئے اور اُس کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر مبارک اُس کے لئے بچھادی جو احسان و کرم کا قابل عزت و احترام ہوتا ہے اور یہی روایت صحیح ہے کہ حلیمہ اور اُسکا شوہر اور اُس کے بچے اور اُسکی تمام ذریات مسلمان ہوگئی تھی۔ معتبر راویوں کی ایک جماعت نے اسکو صحابہ میں شمار کیا ہے:۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے

معطر ہو یا رب مزار مبارک

جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار سال کے ہوئے آپ کی والدہ مدینہ کو تشریف لیگئیں اور واپسی میں موضع ابواء یا شعب حجون میں اُن کو موت نے آلیا۔ ماں کے مرنے کے بعد اُمّ ایمن حبشیہ آپ کی پرورش کرنے لگی۔ جس کا عقد حضرت نے بعد میں زید بن حارثہ سے کردیا تھا۔ زید بن حارثہ آپکے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ کو اُن سے بے انتہا محبت تھی۔ اُمّ ایمن حبشیہ نے آپ کو مکہ میں لاکر آپ کے دادا عبد المطلب کے حوالے کیا۔ عبد المطلب نے حضور کو اپنی چھاتی سے لپٹا لیا اور بڑی مہربانی و دلسوزی کرتے رہے اور اُن کی عزت و شان میں لحظہ بلحظہ زیادتی فرماتے جاتے اور کہا کرتے کہ میرا یہ لڑکا نہایت عظیم الشان ہے جس نے اسکی عزت کی اور اس سے دوستی رکھی۔ اُسکے لئے فتح و ظفر اور راحت و شرف ہے آپ کا نفس عالم طفولیت میں بھی کبھی بھوک پیاس کا شکوہ نہ کرتا اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کو ناشتہ نہ ملتا اور آپ آب زمزم ہی کو نوش فرمالیتے۔ جو آپ کو غذا کا کام دیتا اور اکثر ایسا ہوتا کہ آپکو ناشتہ نہ ملتا اور آپ آب زمزم ہی کو نوش فرمالیتے جو آپ کو غذا کا کام دیتا اور سیر و ترو تازہ رکھتا تھا۔ جب آپکے دادا عبد المطلب کے گرد موت کی سانڈنیاں تیز رفتاری سے آپہنچیں یعنے عبد المطلب کا انتقال ہوا آپ کے چچا ابوطالب پرورش کے ذمہ دار

ہوئے اور نہایت استقلال اور ہمت و حمیت سے آپ کی کفالت کی اور اپنی جان اور اولاد پر آپ کی راحت کو مقدم رکھا اور نہایت ہمدردی کے ساتھ آپ کی تربیت و پرورش فرمائی۔ آپ کی عمر شریف بارہ سال کی ہوئی تو آپ کے مہربان چچا نے شام کے شہروں کی طرف سفر اختیار کیا راہ میں ایک راہب نے جسکا نام بحیرہ تھا۔ آپ کو دیکھکر پہچان لیا کیونکہ آپ کے چہرہ سے اور آپ کی حرکات و سکنات سے نبوت کے اوصاف نمایاں تھے اور کہنے لگا "میں دیکھتا ہوں کہ یہ لڑکا تمام عالم کا سردار اور خدا کا رسول اور نبی ہونیوالا ہے شجر و حجر اسکے آگے جھکتے ہیں۔ نباتات و جمادات نبی کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں کیا کرتے اور ہم انکی تعریفیں اپنی پرانی آسمانی کتابوں میں پاتے ہیں انکے دونوں کندھوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے۔ ان کا نور ہدایت سب سے بلند اور عام ہوگا" پھر آپکے چچا کو ہدایت کی کہ آپ انکو اپنے شہر مکہ میں واپس لیجائیں۔ خطرہ ہے کہ ان کو یہودیوں سے نقصان پہنچے ابوطالب یہ سنکر آپ کو لئے ہوئے مکہ پلٹ آئے اور ملک شام کی طرف ایک قدم نہ بڑھایا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

آپ پچیس سال کی عمر میں بی بی خدیجہ کا مال تجارت لیکر بصریٰ کی طرف روانہ ہوئے بی بی خدیجہ کا غلام میسرہ نامی آپ کی خدمت میں دیا گیا تھا آپ جو چاہتے اسکی تکمیل میں فرمانبردار خادم کی طرح مصروف رہتا اس سفر میں ایک نصرانی راہب نسطورہ کی خانقاہ کے قریب ایک درخت کے نیچے آپ کا نزول اجلال ہوا۔ درخت کا سایہ پھیل کر آپ پر چھا گیا راہب نے یہ دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور کہا کہ اس درخت کے نیچے جب کبھی اترا تو صاحب اوصاف حمیدہ نبی ہی اترا اور ایسے رسول کے سوا جو اللہ تعالےٰ کے فضائل و انعامات سے

خاص ہو کسی نے کبھی اس درخت کو اپنا فرودگاہ نہیں بنایا ہے۔ پھر میسرہ سے پوچھا کہ کیا آپ کی آنکھوں کی سپیدی میں سرخی جھلکتی ہے جس سے مشاہدہ قدرت کی نشانی ظاہر ہوتی ہے میسرہ نے جواب دیا کہ ہاں! راہب کے ظن و قیاس کا ثبوت ملا اور میسرہ کو نصیحت کرنے لگا کہ عزم صادق اور حسن نیت کے ساتھ ان کی خدمت میں لگا رہ اور ان سے لمحہ بھر کیلئے بھی جدا نہ ہو کیونکہ ان کی شان رفیع بتا رہی ہے کہ یہ اُن مبارک ہستیوں میں سے ہیں جنھیں خدا اپنے مرتبہ نبوت کے لئے بزرگ اور منتخب کرتا ہے۔ جب آپ سفر سے لوٹے اور مکہ میں داخل ہوئے بی بی خدیجہ ذی رتبہ معزز خاتونوں کے حلقہ میں کھڑی آپ کا راستہ دیکھ رہی تھیں جونہی سواری مبارک اُنھیں دیکھا کہ آپ کے فرق مبارک پر دو فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں تاکہ آپ حرارت آفتاب سے محفوظ رہیں۔ میسرہ نے بھی سفر میں جو کچھ دیکھا تھا اور جو کچھ راہب نے اس سے کہا تھا اور وصیتیں کی تھیں سب من و عن بی بی خدیجہ سے کہدیا اس تجارت میں فضل الہی سے فائدہ کثیر ہوا اور مال کی زیادتی دو چند ہو گئی تھی۔ خدیجہ پر خبروں اور مشاہدہ ذاتی سے ظاہر ہو گیا کہ آپ مخلوقات کی طرف خدا کے رسول بن کر آئے ہیں اس یقین کے ساتھ ہی بی بی خدیجہؓ نے آپ سے نکاح کی خواہش ظاہر کردی کہ آپکے ایمان سے مشام جان کو پاکیزہ اور تیز خوشبوؤں سے معطر کرے آپؐ نے اپنے اعمام کرام کو اس نیک اور پرہیزگار خاتون کی خواہش کی خبر دی اور اعمام رسول کی رغبت اسکی طرف کھنچ گئی کیونکہ وہ بزرگی، دینداری، خوبصورتی اور مالداری حسب و نسب کی شرافت میں ساری قوم کی محبوب و مرغوب تھیں ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اوصاف جلیلہ کے ساتھ خدا کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ خدا کی قسم محمدؐ کا مستقبل نہایت شاندار دکھائی دیتا ہے ان کے کارہائے نمایاں بے انتہا قابل ستائش ہونگے۔ بی بی خدیجہ

کا عقد نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بی بی کے والد نے کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ چچا نے کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ بھائی نے کیا۔ بی بی خدیجہ کی قسمت میں ازل ہی میں یہ سعادت لکھ دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل اولاد انہی بی بی کے بطن سے ہوئی سوائے اس فرزند کے جو خلیل کے نام (ابراہیم) سے موسوم کئے گئے تھے جنکی ماں کا نام ماریہ قبطیہ تھا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے

معطر ہو یارب مزار مبارک

جب عمر شریف پینتیس سال کی ہوئی۔ قریش نے کعبہ کی تعمیر کی کیونکہ کعبہ کی دیواریں شق ہو گئی تھیں اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں وادیوں کا سیلاب خانہ کعبہ کو منہدم نہ کر دے جب حجر اسود کو اس کے مقام پر نصب کرنے کی نوبت آئی تو قبائل قریش آپس میں جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ خود ہی حجر اسود کو اٹھائے اور مقام مقررہ پر نصب کرے تکرار بڑھ گئی اور قتل و خونریزی پر قسمائیں ہونے لگی اور تعصب قوی ہو گیا۔ پھر باہمی فہمایش پر خواہان انصاف ہوئے اور چاہا کہ کسی صائب الرائے متین شخص کو یہ کام تفویض کریں۔ قرار پایا کہ جو شخص دروازہ "سد نہ شیبہ" سے پہلے داخل ہو وہ حکم بنایا جائے حسن اتفاق سے دروازہ میں پہلے داخل ہونیوالے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ سبھوں نے بالاتفاق کہا کہ یہ امین ہے اس نزاع میں آپ جو حکم دیں ہم سب اسی پر راضی ہیں آپ نے حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا اور حکم دیا کہ تمام قبایل چادر کو ہاتھ لگائیں اور مقام نصب تک بلند کریں اس ترکیب سے تمام قبائل کی شرکت کے ساتھ حجر اسود اٹھایا گیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجر اسود کو اٹھا کر مقام نصب پر رکھ دیا اور حضرت کی دانائی سے قریش ایک بڑی خونریزی سے بچ گئے۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے

معطر ہو یارب مزارِ مبارک

علماء کے اقوال میں سے بہترین قول یہی ہے کہ جب سن شریف کے چالیس سال پورے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام عالم کا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا مقرر کیا آپکی یہ شان رحمت تھی کہ آپ نے اپنی نبوت کو سبھوں کے لئے عام کردیا۔ ابتدائے سوائے چھ ماہ تک آپ کو رویائے صادقہ نظر آتے رہے۔ آپ کوئی خواب نہیں دیکھتے جو صبح کی سپیدی کی طرح اپنی روشنی نہ پھیلا دیتا ہو۔ خوابوں سے اسلئے ابتداء ہوئی کہ قوت بشری میں صلاحیت پیدا ہو۔ اگر فرشتہ یکایک نبوت صریح کا پیام لائے تو ایسا نہ ہو کہ قوت بشری اس کو برداشت نہ کرسکے۔ آپ ورود وحی کے قبل تنہائی کو بہت پسند کرنے لگے تھے اور کئی کئی راتیں غار حرا میں عبادت میں گزار دیتے یہانتک کہ صراحتاً پیام نبوت غار حرا میں آپ کو پہنچایا گیا۔ یہ دوشنبہ کا دن تہا۔ ماہ رمضان کی سترہ تاریخ تھی کہ یہ پیام عظمت انبیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا ہے۔ اس جگہ کئی روایتیں ہیں۔ کسی میں سترہ رمضان ہے۔ کسی میں چودہ رمضان۔ کسی میں ماہ ربیع الاول کی آٹھویں ہے جو آپ کی ولادت کا مہینہ ہے جس میں چہرۂ مبارک کا چاند دنیا میں ظاہر ہوا تہا۔

وحی کی صورت حال یہ ہے کہ فرشتۂ الٰہی نے آپکو کہا "اقرأ" آپ نے انکار فرمایا اس نے آپ کو اپنے سینہ سے لپٹا کر دابا اور نہایت قوت سے دابا اور کہا "اقرأ" آپنے پھر بھی انکار فرمایا۔ پھر اس نے دوسری دفعہ دابا اور کہا "اقرأ" پھر آپنے انکار فرمایا پھر اس نے تیسری دفعہ دابا تاکہ آپ پر جو کچھ القاء کیا جاتا ہے۔ آسکی طرف حضور قلب اور جمعیت حواس کیساتھ متوجہ رہیں۔ پھر تین برس یا تیس مہینے تک وحی بند رہی تاکہ آپ میں

ان تیز خوشبوئیوں کو سونگھنے کا اشتیاق پیدا ہو۔ اسکے بعد سورہ یٰاَیُّھَا المُدَّثِّرُ نازل ہوا۔ جبریل علیہ السلام یہ سورہ لائے اور آپ کو سنا گئے۔ سورہ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ" کا پہلے نازل ہونا اس بات کی شہادت ہے کہ آپ کو منصب نبوت پہلے عطا کیا گیا اور تخویف و بشارت کا منصب رسالت سورہ یٰاَیُّھَا المُدَّثِّرُ کے فرمان کی رُو سے بعد میں ملا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے

معطر ہو یارب مزار مبارکؐ

مردوں میں سے پہلے جس شخص نے آپ پر ایمان لایا ابوبکر صدیق صاحب الغار تھے اور بچوں میں علی عورتوں میں خدیجہ تھیں جنکی بدولت اللہ نے آپ کے دل کو مضبوط فرمایا اور دشمنوں سے بچایا۔ غلامان آزاد میں سے زید بن حارثہ اور غلاموں سے بلال جسکو امیہ نے قبول اسلام کی وجہ سے بہت تکلیفیں پہنچائیں۔ ابوبکر صدیق نے بلال کو ابوجہل سے قیمت کثیر دیکر خرید لیا۔ یہ ایسا احسان اور نیکی ہے جسکا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عثمان، سعد، سعید، طلحہ، ابن عوف، آپکی پھوپھی صفیہ کا لڑکا اور ان کے سوا جس کسی کو صدیق نے شراب تصدیق پلا کر سیراب کر دیا۔ مسلمان ہوا ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پوشیدہ عبادت کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ پر فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی تو علانیہ مخلوق کو خدائے واحد کی پرستش کی طرف بلانے لگے آپ کی قوم آپ سے متنفر نہیں ہوئی جب تک کہ آپنے انکے معبودوں میں نقص اور کمزوریاں دکھانی نہیں شروع کیں اور توحید کے سوائے تمام چیزوں کو چھوڑ دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بتوں کی کمزوریاں واضح کرنی ہی تھیں کہ آپ کی عداوت اور تکلیف اور مقابلہ پر سب تیار ہو گئے۔ مسلمانوں پر سختیاں بڑھ گئیں اسلئے نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں مسلمان

کہ سے ہجرت کر کے علاقہ حبش میں چلے گئے قریش کی ایذا دہی بڑھتی جاتی تھی جب آپکے چچا ابو طالب نے انکو دھمکایا اور نبی کی بہت حمایت کی تو وہ ہیبت زدہ ہو گئے ۔ آپ پر رات کے کئی گھنٹوں کی عبادت فرض کی گئی تھی ۔ آیۃ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ سے اسکی تنسیخ ہوئی اور صبح کی دو رکعتیں اور شام کی دو رکعتیں فرض کی گئیں پھر یہ حکم بھی معراج کی رات میں پانچ نمازوں کے واجب ہونے سے منسوخ کر دیا گیا ۔ نبوت کے دسویں سال نصف شوال میں ابو طالب مر گئے ان کی موت سے مسلمانوں پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور سفر عدم میں خدیجہ نے بھی ابو طالب کا ساتھ دیا ۔ تین دن کے بعد وہ بھی انتقال کر گئیں اور مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں بلاؤں کی رسی میں مضبوط باندھ دئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش ہر طرح کی تکلیف پہنچانے لگے آپ نے موضع طائف کا ارادہ فرمایا کہ بنی ثقیف کو دعوت اسلام دیں مگر انہوں نے نہ آپ کی دعوت کو قبول کیا نہ آپکے ساتھ بھلائی اور عزت کے ساتھ پیش آئے بلکہ بیوقوفوں اور غلاموں کو پیچھے لگا دیا جو بدزبانی کرتے اور گالیاں بکتے تھے جس سے آپ کے قدم خون آلود ہو گئے ۔ آپ مکہ میں ملول و حزین پلٹ آئے فرشتہ الٰہی نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو پہاڑوں کی ٹکر سے اہل طائف کو پیس ڈالوں ۔ آپ نے فرمایا نہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا انکی پشت سے ایسی اولاد پیدا کریگا ۔ جو اسکو دوست رکھیگی ۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یا رب امزار مبارک

پھر آپ کے جسم اور روح کو عالم بیداری میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے مقدس مقامات تک سیر کرائی گئی اور آسمانوں کی بلندی پر پہنچایا گیا ۔ آپنے آدم علیہ السلام

کو پہلے آسمان پر وقار و جلال، بلندی مرتبہ کی شان میں دیکھا۔ دوسرے آسمان پر
پاک اور نیک خاتون مریم بتول کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو اور اپنی خالہ کے فرزند یحییٰ
علیہ السلام کو دیکھا جو عالم طفولیت میں ہی دولت حکمت ربانی سے سرفراز کئے گئے تھے تیسرے
آسمان پر یوسف علیہ السلام حسین و جمیل صورت میں نظر آئے چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام
ملے جن کو خدا نے مرتبہ بلند پر پہونچا دیا۔ پانچویں آسمان پر ہارون علیہ السلام کو دیکھا
جو امت اسرائیلیہ میں بہت محبت سے دیکھے جاتے تھے۔ چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام
کو دیکھا جن کو خدا نے فرعون سے نجات دی اور ہمکلامی سے معزز فرمایا۔ ساتویں آسمان پر
ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا جو خدا کے سامنے صفائی قلب اور خلوص نیت کے ساتھ حاضر ہوئے
اور خدا نے انکو نمرود کی آگ سے بچایا اور عافیت میں رکھا۔ پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ پر
پہونچے جہاں جاری ہونیوالے امور پر چلنے والے قلموں کی آواز سنی جاتی تھی اور
اس بلند مقام تک پہونچ گئے۔ جہاں خدا تعالیٰ نے بالمواجہ آپ کو اپنے خاص تقرب
اور نزدیکی سے سرفراز فرمایا۔ انوار جلال کے پردے اٹھا دیئے گئے اور تجلیات ذاتیہ
آپ پر پھیلا دی گئیں اور آپ نے چشم سر سے دربار ربوبیت میں دیکھا جو کچھ دیکھا آپ پر
اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر ابر فضل و کرم برسنے لگا اور یہ تعداد
کم ہوتی گئی اور پانچ نمازیں رہ گئیں لیکن انکا ثواب پچاس نمازوں کے برابر مقرر کیا گیا
جب آپ معراج سے واپس آگئے تو ابوبکر صدیق نے اسکی تصدیق کی اور ہر عاقل و ذیشعور
نے اسکی صداقت تسلیم کی۔ قریش نے جھٹلا دیا اور جس کو شیطان نے گمراہ کیا اور بہکایا
وہ بھی روگرداں رہا۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بو خوشبو سے — معطر ہو یارب مزار مبارک

پھر آپ ایسے موقعوں پر جن میں لوگ جمع ہوا کرتے قبائل عرب کے سامنے جاتے اور انکو اپنی نبوت جتاتے ایکدفعہ مدینہ کے چھ شخص جن کو خدا نے اپنی خوشنودی کے لئے خاص کر لیا تھا آپ پر ایمان لائے اور دوسرے سال اُن میں سے بارہ اشخاص حج کے لئے مکہ آئے اور آپکے ہاتھ پر خفیہ طور پر بیعت کر کے چلے گئے اور مدینہ میں اسلام کا ظہور رہوا اور وہ اسلام کے لئے ایک حصار اور امن کی جگہ بن گیا۔ تیسرے سال ستر یا تہتر یا چہتر آدمی قبیلہ اوس خزرج کے آپ پاس آئے۔ یہ بھی روایت ہے کہ ان میں عورتیں بھی تھیں۔ اُن لوگوں نے بیعت کی اور اُن پر بارہ شخص سردار اور شریف مقرر کئے گئے ان لوگوں نے مکہ سے ہجرت کی اور خوشی سے اپنے وطن کو چھوڑ دیا کیونکہ جس شخص نے کفر کو چھوڑا اور اسکی عداوت پر کمر باندھی اُسکے لئے ثواب آخرت تیار تھا قریش خوف زدہ ہو گئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینہ جاکر اپنے اصحاب سے ملجائیں گے اور مشورہ کیا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے مگر خدائے تعالیٰ نے اُن کے مکر سے آپ کو محفوظ رکھا اور بچا لیا۔ آپ کو ہجرت کی اجازت ملگئی۔ مشرکوں نے یہ امید لگائی تھی کہ آپکو موت کے گھاٹ اتار دینگے مگر جب آپ گھر سے نکلے تو ان کے سروں پر مٹی پھینکدی اور غار ثور کی طرف رُخ کیا اور بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے۔ صدیق بھی غار ثور میں آپ کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں بزرگ ہستیاں تین روز تک غار ثور میں ٹھیری رہیں۔ کبوتری نے انڈے دئیے اور مکڑی نے جالا تن دیا۔ پھر دونو غار ثور سے دوشنبہ کی رات میں نکلے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہترین سواری پر سوار تھے۔ راہ میں سُراقہ نے روکنا چاہا مگر آپ کی دُعا سے اُس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اُسنے گھبرا کر آپ سے امن کی درخواست کی اور رحمۃ للعالمین نے معافی دیدی۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یارب مزار مبارک

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع قدید میں پہنچے ام معبد خزاعی سے کچھ گوشت اور دودھ خریدنا چاہا مگر اس کے گھر میں کچھ نہ تہا۔ آپ کی نظر ایک بکری پر پڑی جو لاغری اور کمزوری کے سبب چراگاہ میں جانے سے روک لیگئی تہی آپ نے ام معبد سے اسکا دودھ دوہنے کی اجازت چاہی۔ اس نے عرض کی کہ آپ شوق سے دودھ دوہ لیجئے مگر اس کو دودھ کہاں ہے۔ دودھ ہوتا تو ہم آپ کی ضیافت سے دریغ نہ کرتے۔ آپ نے اس کے تھن پر ہاتھ پہیرا اور خدا سے دعا کی جو آپ کا مالک کارساز ہے۔ پھر دودھ دوہا اور تمام لوگوں کو پلایا اور سیراب کر دیا۔ پھر دودھ دوہا اور تمام برتن بھر دیئے اور ام معبد کے لئے ایک روشن علامت چھوڑ دی۔ ابو معبد آیا تو دودھ دیکھکر نہایت تعجب میں ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ تیرے پاس کہاں سے آگیا کہ گھر میں کوئی شیردار جانور نہیں جس سے دودھ کا ایک قطرہ نکل سکے ام معبد نے کہا کہ ایک بابرکت شخص صورت و طبیعت میں ایسا اور ایسا ہمارے گھر آیا تھا۔ اسنے کہا کہ یہ صاحب قریش تہا اور ہر طرح کی معبودوں کی قسم کہانے لگا کہ اگر میں اسکو دیکھہ لوں تو ضرور اس پر ایمان لاؤں اور اسکی پیروی کروں اور اسکا قرب حاصل کروں رسول اللہ صلی اللہ وسلم بارہویں تاریخ دوشنبہ کے روز مدینہ میں رونق افروز ہوئے آپکی خیر و برکت سے مدینہ کی پاک نواح نورانی ہوگئی۔ انصار کی جماعت نے آپ کا استقبال کیا جب قبا میں آپ کا نزول اجلال ہوا تو آپ نے وہاں ایک مسجد بنائی جس کی بنیاد تقویٰ اور طہارت پر ہے۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے معطر ہو یارب مزار مبارک

آپ کی ذات ستودہ اور آپ کی صفات حمیدہ تھیں۔ صورت و سیرت میں آپ کامل ترین انسان تھے۔ متوسط القامت۔ سرخی مائل سفید رنگ، چشم نرگسیں سرمگیں، مژگان دراز قدرت سے آپ کو آپس میں خوبصورتی سے ملی ہوئیں باریک اور کمانی بھویں عنایت ہوئیں آپ کی دانتوں کی کشادگی بہت خوشنما تھی۔ کشادہ دہن۔ چاندکی سی بلند پیشانی۔ نازک حسین ناک کی ونڈی بہت خوشنما تھی۔ اسکا درمیانی حصہ کچھ دبا ہوا اور سر بلند تھا۔ چھب تختی چوڑی۔ ہتھیلیاں کشادہ، جوڑ بند بہت مضبوط، ٹخنوں پر گوشت کم، گھنی داڑھی بڑا سر سر کے بال کانوں کی لولکیوں تک، کندھوں کے بیچ میں مہرِ نبوت۔ پسینہ مبارک کے قطرے موتی کی طرح صاف اور شفاف اور اسکی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ۔ آپ کی رفتار کی حرکت ایسی تیز تھی جیسا کہ ڈھلوان اونچے مقام سے پانی گرتا ہے۔ جو کوئی آپ کے دستِ مبارک کا مصافحہ کرتا اسکے ہاتھوں میں تمام دن نرگس و یاسمین کی خوشبو بسی رہتی۔ آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے تو وہ بچوں کی ٹولی میں سے پہچان لیتا کہ آپ کا دستِ مبارک مس کر رہا ہے۔ آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکتا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے۔ آپ کا مداح کہہ اٹھتا ہے کہ "میں نے نہیں دیکھا آپ سے قبل نہ آپ کے بعد کسی کو آپ کے جیسا" اور یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کو کوئی بشر دیکھ سکے۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے

معطر ہو یا رب مزار مبارک

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں بہت شرم و لحاظ اور عجز و انکسار تھا اپنی جوتیوں کو آپ خود ہی سی لیتے اور اپنے کپڑوں کو پیوند لگاتے، اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے گھروالوں کی خدمت میں شریفانہ برتاؤ فرماتے۔ فقیروں، مسکینوں،

سے محبت کرتے ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے اُن کے بیماروں کی عیادت کرتے اور جنازوں کے ساتھ جاتے۔ محتاجوں کی حقارت نہ کرتے کہ ان کو محتاجی نے مرتبہ میں پست کر دیا ہے اور اہل دنیا کی تعظیم ذلیل کر رکھا ہے۔ معذرت قبول فرما لیتے اور کسی کے مقابلہ میں نہ کھڑے ہوتے گو اس سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئی ہو۔ غلاموں اور بیواؤں کے ساتھ انکی حاجت روائی کیلئے چلے جاتے دنیوی بادشاہوں سے نہ ڈرتے۔ غصہ کرتے تو خدا کے واسطے اور خوش ہوتے تو خدا کے واسطے۔ اپنے صحابیوں کے پیچھے پیچھے چلتے اور فرمایا کرتے کہ میری پیٹھ کی طرف روحانی ہستیوں کے لئے جگہ چھوڑ دو آپ نے اونٹ، گھوڑے۔ خچر پر سواری فرمائی ہے اور گدھے پر بھی بیٹھتے تھے جو بعض بادشاہوں نے آپ کی خدمت میں ہدیۃً بھیجا تھا۔ بھوک کی شدت کے وقت اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے حالانکہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپکے حوالے کردی گئی تھیں۔ پہاڑوں نے درخواست کی کہ جس قدر سونا چاہیں ہم میں سے لیں مگر آپنے انکار کر دیا۔ آپ بیہودہ باتیں نہ کرتے اور جو ملتا اُس کو خود ہی سلام فرماتے۔ جمعہ کے خطبے مختصر اور نماز طویل پڑھتے۔ اہل شرف سے محبت کرتے اور اہل فضل کی عزت کرتے، خوش طبعی فرماتے مگر سوائے حق وصداقت کے کچھ نہ کہتے۔ یُحَیِّیۡهِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَرۡضَاهُ

یہاں ہماری تقریر کا گھوڑا فصیح البیانی کے صبار فتار گھوڑوں پر سبقت لیجانے سے رک گیا ہے۔ اور الانویسی کا راہرو توضیح معانی کے جنگل میں اپنی قوت رہروی کی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔

صلوٰۃ اور تسلیم کی بوئے خوش سے
معطر ہو یا رب مزار مبارکؐ

دُعاءِ ختمِ مولود

اَللّٰهُمَّ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّةِ ۵ یَا مَنْ اِذَا رُفِعَتْ اِلَیْهِ اَکُفُّ
الْعَبْدِ کَفَاهُ ۵ یَا مَنْ تَنَزَّهَ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهِ الْاَحَدِیَّةِ ۵ عَنْ اَنْ تَکُوْنَ
لَهٗ فِیْهِمَا نَظَائِرُ وَاَشْبَاهٌ ۵ وَیَا مَنْ تَفَرَّدَ بِالْبَقَاءِ وَالْقِدَمِ وَالْاَزَلِیَّةِ
یَا مَنْ لَا یُرْجٰی غَیْرُهٗ وَلَا یُعَوَّلُ عَلٰی سِوَاهُ ۵ یَا مَنْ اَسْتَنَدَ
الْاَنَامُ اِلٰی قُدْرَتِهِ الْقَیُّوْمِیَّةِ ۵ فَاَرْشَدَ بِفَضْلِهٖ مَنِ اسْتَرْشَدَهٗ
وَاسْتَهْدَاهُ ۵ لِنَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاَنْوَارِكَ الْقُدْسِیَّةِ ۵ الَّتِیْ
اَزَاحَتْ مِنْ ظُلُمَاتِ الشَّكِّ دُجَاهُ وَنَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِشَرَفِ
الذَّاتِ الْمُحَمَّدِیَّةِ ۵ وَمَنْ هُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ بِصُوْرَتِهٖ وَاَوَّلُهُمْ
مَعْنَاهُ ۵ وَبِاٰلِهٖ کَوَاکِبِ اَمْنِ الْبَرِیَّةِ ۵ وَسَفِیْنَةِ السَّلَامَةِ
وَالنَّجَاةِ ۵ وَبِاَصْحَابِهٖ اُولِی الْهِدَایَةِ وَالْاَفْضَلِیَّةِ ۵ الَّذِیْنَ
بَذَلُوْا نُفُوْسَهُمْ لِلّٰهِ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ ۵ وَحَمَلَةِ شَرِیْعَتِهٖ
اُولِی الْمَنَاقِبِ وَالْخُصُوْصِیَّةِ ۵ الَّذِیْنَ اسْتَبْشَرُوْا بِنِعْمَةٍ وَّفَضْلٍ
مِّنَ اللّٰهِ ۵ اَنْ تُوَفِّقَنَا فِی الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ لِاِخْلَاصِ النِّیَّةِ
وَتُنْجِحَ لِکُلٍّ مِّنَ الْحَاضِرِیْنَ مَطْلَبَهٗ وَمُنَاهُ ۵ وَتُخَلِّصَنَا مِنْ اَسْرِ
الشَّهَوَاتِ وَالْاَدْوَاءِ الْقَلْبِیَّةِ ۵ وَتُحَقِّقَ لَنَا مِنَ الْاٰمَالِ مَا
بِكَ ظَنَنَّاهُ وَتَکْفِیَنَا کُلَّ مُدْلَهِمَّةٍ وَّبَلِیَّةٍ ۵ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ

أَهْوَاهُ هَوَاهُ ٥ وَتَمْنَحُنَا مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ قُطُوفًا دَانِيَةً جَنِيَّةً ٥ وَتَمْحُو عَنَّا كُلَّ ذَنْبٍ جَنَيْنَاهُ ٥ وَتَسْتُرُ لِكُلٍّ مِنَّا عَيْبَهُ وَعَجْزَهُ وَحَصْرَهُ وَعِيَّهُ ٥ وَتُسَهِّلُ لَنَا مِنْ صَالِحِ الْأَعْمَالِ مَاعَزَّ ذَرَاهُ ٥ وَنَعُمَّ جَمْعَنَا هٰذَا مِنْ خَزَائِنِ مِنَحِكَ السَّنِيَّةِ ٥ بِرَحْمَةٍ وَمَغْفِرَةٍ وَتُدِيْمُ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنَاهُ ٥ اَللّٰهُمَّ آمِنِ الرَّوْعَاتِ وَأَصْلِحِ الرُّعَاةَ وَالرَّعِيَّةَ ٥ وَأَعْظِمِ الْأَجْرَ لِمَنْ جَعَلَ ٥ الْخَيْرَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَأَجْرَاهُ ٥ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ وَسَائِرَ بِلَادِ الْإِسْلَامِ آمِنَةً رَخِيَّةً ٥ وَاسْقِنَا غَيْثًا يَعُمُّ أَنْسِيَابُ سَيْبِهِ السَّبْسَبَ وَرُبَاهُ ٥ وَاغْفِرْ لِنَاسِخِ هٰذِهِ الْبُرُوْدِ الْمُحَبَّرَةِ الْمَوْلِدِيَّةِ ٥ سَيِّدِنَا جَعْفَرَ مَنْ إِلَى الْبَرْزَنْجِيْ نِسْبَتُهُ وَمُنْتَمَاهُ ٥ وَحَقِّقْ لَهُ الْفَوْزَ بِقُرْبِكَ وَالرَّجَاءَ وَالْأُمْنِيَّةَ ٥ وَاجْعَلْ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ مَقِيْلَهُ وَسُكْنَاهُ ٥ وَاسْتُرْ لَهُ عَيْبَهُ وَعَجْزَهُ وَحَصْرَهُ وَعِيَّهُ ٥ وَكَاتِبِهَا وَقَارِئِهَا وَمَنْ أَصَاخَ إِلَيْهَا سَمْعَهُ وَأَصْغَاهُ ٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى أَوَّلِ قَابِلٍ لِلتَّجَلِّيْ مِنَ الْحَقِيْقَةِ الْكُلِّيَّةِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ نَصَرَهُ وَوَالَاهُ ٥ مَا شُنِّفَتِ الْآذَانُ مِنْ وَصْفِهِ الدُّرِّيِّ بِأَقْرَاطٍ جَوْهَرِيَّتِهِ ٥ وَتَحَلَّتْ صُدُوْرُ الْمَحَافِلِ الْمُنِيْفَةِ بِعُقُوْدِ حُلَاهُ ٥ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَأَتَمُّ التَّسْلِيْمِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ ٥

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلٰمٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تمّت

